انیسواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعتہ المبارک 23 جولائی 2010

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ خوراک

لاہور۔پی پی 157 میں فلور ملز کی تعداد

***3273: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) حلقہ پی پی 157 لاہور میں کل کتنی فلور ملز ہیں نیز ملز کے نام اور مالکان کے نام سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) سال 2007 میں مذکورہ ملز کو حکومت کی طرف سے کتنی گندم سپلائی کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 17 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 17 جون 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) حلقہ پی پی 157 میں دو فلور ملز واقع ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ داتا فلور ملز (میاں لیاقت علی، میاں محمد فیاض) شادی پورہ، بند روڈ، داروغہ والا، لاہور۔

2۔ برکت فلور ملز (حاجی امجد علی) ، بیدیاں روڈ، لدھڑ پنڈ، لاہور

(ب) سال 2007 میں ان کو مندرجہ ذیل گندم فراہم کی گئی۔

1۔ داتا فلور ملز 149598 بوری گندم

2۔ برکت فلور ملز 66081 بوری گندم۔

میزان 215679 بوری گندم

(تاریخ وصولی جواب 7 جولائی 2009)

ٹیکسلا میں قائم فلور ملز سے متعلقہ تفصیلات

***3304: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) ٹیکسلا میں کتنی فلور ملز ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا ان فلور ملز کو حکومت ماہانہ کی بنیاد پر گندم فراہم کرتی ہے؟

(ج) کتنی فلور ملز بند پڑی ہیں؟

(د) ہر مل کو یکم جنوری 2009 سے آج تک ماہانہ کتنی گندم فراہم کی گئی ہے تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ٹیکسلا کینٹ اور اس کے گردونواح میں آٹا کی شدید قلت ہے؟

(و) کیاحکومت اس علاقہ میں آٹا کی قلت دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 21 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 15 جون 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ٹیکسلا/ واہ میں کل 16 فلور ملز ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومتی پالیسی کے مطابق فلور ملز کو روزانہ کی بنیاد پر گندم کا اجراء کیا جاتا ہے ان دنوں گندم مارکیٹ میں وافر مقدار میں موجود ہونے کی بناء پر اجراء نہیں ہو رہا ہے۔

(ج) کوئی فلور ملز بند نہ ہے۔

(د) ہر فلور ملز کو یکم جنوری سے اپریل 2009 تک جتنی گندم جاری ہوئی اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) آٹا کی کوئی قلت نہ ہے اور نہ ہی اس بارے میں کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔ مارکیٹ میں وافر مقدار میں آٹا دستیاب ہے۔

(و) مارکیٹ میں وافر مقدار میں آٹا دستیاب ہے۔ لہذا آٹا کی قلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(تاریخ وصولی جواب 7 جولائی 2009)

سستی روٹی کی فراہمی کے لئے جاری کئے گئے فنڈز کی تفصیلات

*3358: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے فلور ملوں کو سستی روٹی کی فراہمی کے لئے 50 کروڑ روپے کے فنڈز جاری کئے ہیں؟

(ب) یہ فنڈز کن کن فلور ملوں کو جاری کئے گئے، ان کے نام اور پتہ جات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 7 مئی 2009 تاریخ ترسیل 25 جون 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) یہ درست نہ ہے کہ حکومت پنجاب نے سستی روٹی کی فراہمی کیلئے 50 کروڑ روپے کے فنڈز جاری کئے در حقیقت حکومت پنجاب نے 09-2008 میں سستی روٹی کی فراہمی کیلئے

2,55,63,95,675(دو ارب پچپن کروڑ تریسٹھ لاکھ پچانوے ہزار چھ صد پچھتر) روپے کے فنڈز جاری کئے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فلور ملز کے نام اور پتہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جولائی 2009)

تحصیل منچن آباد میں گندم سٹور کرنے کے گوداموں کی تفصیلات

*3579: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تحصیل منچن آباد میں گندم کو سٹور کرنے کے گودام کس کس جگہ ہیں اور ان میں کتنی گندم سٹور کی جا سکتی ہے ؟

(ب) اس وقت ان گوداموں میں کتنی گندم موجود ہے اور یہ کس کس جگہ ہے اس تحصیل کی ضرورت کتنی گندم کی ہے ؟

(ج) کیا حکومت اس تحصیل میں مزید گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(تاریخ وصولی 27 مئی 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) تحصیل منچن آباد میں سنٹر منڈی صادق گنج میں 1000.000 میٹرک ٹن کے ناقابل استعمال (Bins) موجود ہیں جن میں گندم سٹور نہ ہو سکتی ہے یہ تحصیل پاسکو کو 2001-02 سے الاٹ شدہ ہیں جہاں سے محکمہ خوراک پنجاب گندم خرید نہ کرتا ہے۔

(ب) اس وقت تحصیل میں محکمہ خوراک کی کوئی گندم موجود نہ ہے اور تحصیل کی شہری آبادی کی ضرورت گندم 5908.300 میٹرک ٹن ہے جسکی ضروریات کو ملحقہ تحصیلوں سے بآسانی پورا کر دیا جاتا ہے۔

(ج) تحصیل منچن آباد میں محکمہ خوراک کا مزید گودام بنانے کا ارادہ نہ ہے۔ کیونکہ یہ تحصیل پاسکو کو مختص برائے خرید گندم ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم اگست 2009)

تحصیل منچن آباد میں فلور ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3580: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تحصیل منچن آباد میں کتنی فلور ملز کام کر رہی ہیں ؟

(ب) ان ملوں کا سالانہ کتنا گندم کا کوٹہ مختص شدہ ہے ؟

(ج) ان فلور ملوں کو ان کی ضرورت کے مطابق گندم حکومت فراہم کرتی ہے اگر کم فراہم کرتی ہے تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 27 مئی 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) تحصیل منچن آباد میں کوئی فلور مل نہ ہے۔

(ب) جب کوئی فلور مل تحصیل میں واقع نہ ہے۔ لہذا گندم کے مختص کوٹے کا سوال پیدا نہ ہوتا ہے۔

(ج) کوئی کوٹہ مختص شدہ نہ ہے بلکہ ضلع کی دیگر فلور ملوں سے آٹا تحصیل کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے فراہم کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم اگست 2009)

صوبہ پنجاب میں شوگر ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4179: چودھری محمد اسد اللہ : کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں شوگر ملز کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا کسی شوگر مل کے ذمہ اس وقت کوئی شوگر سیس بقایا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ شوگر سیس سے کئی منصوبہ جات مکمل کئے جاتے ہیں اگر ہاں تو گوجرانوالہ ڈویژن میں اس رقم سے گزشتہ پانچ سالوں میں کوئی منصوبہ مکمل کیا گیا ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 28 اگست 2009 تاریخ ترسیل یکم اکتوبر 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) صوبہ پنجاب میں کل 46 شوگر ملز واقع ہیں جن میں 45 شوگر ملز کام کر رہی ہیں۔ ایک شوگر مل (جی بی شوگر ملز پسرور ضلع سیالکوٹ) اپنی نیلامی سے آج تک کام نہیں کر رہی ہے۔

(ب) اس وقت پنجاب کی سات شوگر ملوں کے ذمہ کرشنگ سیزن 10-2009 کی مد میں ایک کروڑ پانچ لاکھ پینتالیس ہزار نو سو بائیس (1,05,45,922) روپے واجب الادا ہیں۔ ان ملوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی شروع کی جا چکی ہے اور تمام کیسز کین کمشنر پنجاب کی عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ بل وائز تفصیل (منسلکہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گوجرانوالہ ڈویژن کے تین اضلاع منڈی بہاؤالدین، حافظ آباد اور گجرات میں کل 39 منصوبے منظور کئے گئے ہیں جن میں سے 38 مکمل ہو چکے ہیں اور ایک منصوبہ زیر تکمیل ہے۔ تفصیل (منسلکہ "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 نومبر 2009)

ضلع حافظ آباد۔انتظامی ڈھانچہ و دیگر تفصیلات

*4182: چودھری محمد اسد اللہ : کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ضلع حافظ آباد میں محکمہ خوراک کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے۔مذکورہ محکمہ عوام کی بھلائی کے لئے کیا سہولیات فراہم کر رہا ہے؟

(تاریخ وصولی 28 اگست 2009 تاریخ ترسیل یکم اکتوبر 2009)

جواب

وزیر خوراک

ضلع حافظ آباد میں گندم کی خریداری پاسکو کے ذمہ ہے محکمہ خوراک کا اس ضلع میں ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر تعینات نہ ہے تاہم اس ضلع کا انتظامی کنٹرول ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر گوجرانوالہ کے پاس ہے۔ محکمہ خوراک کے گودام حافظ آباد، کالیکی اور سکھیکی میں واقع ہیں ان سنٹروں پر جو عملہ تعینات ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1	علی امام زیدی	اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر
2	رانا ارشاد احمد	فوڈ گرین انسپکٹر
3	خالد امتیاز	فوڈ گرین سپروائزر
4	نو عدد چوکیدارن	

ضلع حافظ آباد میں عوام الناس کو سستا آٹا مہیا کرنے کیلئے گندم کا اجراء ملوں کو کیا جاتا ہے۔ مختلف پیکجز حکومت جو عوام کی سہولت کے لئے متعارف کرواتی ہے اس کے تحت محکمہ خوراک ضلعی انتظامیہ کی بھرپور معاونت سے سستا آٹا مہیا کرتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 نومبر 2009)

ضلع خوشاب،آٹا پر سبسڈی دینے کا مسئلہ

*4437: ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 09۔2008 کے دوران حکومت پنجاب نے آٹا پر سبسڈی کی مد میں کتنی رقم خرچ کی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ آٹا پر سبسڈی تمام شہری علاقہ جات میں دی گئی ہے؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع خوشاب میں آٹا پر سبسڈی نہیں دی جارہی اسکی وجوہات کیا ہیں؟
(د) کیا حکومت ضلع خوشاب میں بھی آٹا پر سبسڈی دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 15 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 4 دسمبر 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) حکومت پنجاب آٹا کی قیمتوں کو ایک حد کے اندر رکھنے کے لئے سبسڈائز گندم کا اجراء کرتی ہے۔ سال 09-2008 میں گندم پر-/4,436,832,545 روپے سبسڈی خرچ کی، اس کے علاوہ حکومت پنجاب نے سستی روٹی سکیم پر بھی-/2,556,395,675 روپے سبسڈی خرچ کی ہے۔
(ب) یہ درست ہے۔
(ج) یہ درست نہ ہے کہ ضلع خوشاب میں آٹا پر سبسڈی نہیں دی جارہی، حکومت پنجاب آٹے اور گندم پر جو سبسڈی دے رہی ہے اس سے صوبہ بھر کے تمام صارفین فائدہ اٹھا رہے ہیں۔
(د) حکومت پنجاب تمام اضلاع بشمول ضلع خوشاب میں بھی آٹے اور گندم کی مد میں سبسڈی خرچ کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 اپریل 2010)

ضلع خوشاب، شوگر سیس فنڈز کی تفصیلات

*4438: ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) شوگر سیس کی رقم کے استعمال کے لئے شوگر سیس کمیٹی کی تقرری کا اختیار کس کو ہے؟
(ب) شوگر سیس کمیٹی کے ممبران کی تقرری کا معیار کیا ہے، کیا ممبران قومی و صوبائی اسمبلی بھی اس میں شامل ہوتے ہیں؟
(ج) شوگر سیس فنڈ کو نکلوانے اور خرچ کا اختیار کس کے پاس ہوتا ہے؟
(د) ضلع خوشاب میں شوگر سیس کی مد میں یکم جنوری 2005 سے آج تک کتنی رقم جمع ہوئی اور کس کس ملز سے وصول ہوئی؟

(ہ)ان سالوں کے دوران شوگر سیس فنڈز سے جو ترقیاتی منصوبے مکمل ہوئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں یہ منصوبے کس کس اتھارٹی نے منظور کیئے؟

(تاریخ وصولی 15اکتوبر2009 تاریخ ترسیل 4دسمبر2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) شوگر سیس کی رقم کے استعمال کے لئے شوگر سیس کمیٹی کی تقرری کا اختیار رول نمبر 9پنجاب شوگر کین سیس (ڈویلپمنٹ) سیس رولز1964 کے تحت صوبائی حکومت یعنی چیف منسٹر صاحب کے پاس ہے۔

(ب) شوگر سیس کمیٹیز ڈویژنل سطح پر اور ضلع کی سطح پر کام کرتی ہیں ڈویژن کی سطح پر شوگر سیس کمیٹی کے ممبران کی تعداد10 ہے جس میں ڈویژنل کمشنر چیئر مین / 7ممبران سرکاری ،ایک ممبر بطور نمائندہ کسان / کاشتکاران، ایک ممبر بطور نمائندہ شوگر ملز شامل ہوتا ہے۔ ضلع کی سطح پر شوگر ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی میں ڈی سی او چیئر مین، 6سرکاری ممبران، 2ممبران بطور نمائندہ کسان / شوگر کین پیدا کرنے والے اور 2ملز کے نمائندے ہوتے ہیں اور ایک ممبران متعلقہ MPA ہوتے ہیں جن کے حلقہ میں شوگر مل واقع ہوتی ہے۔

(ج) شوگر سیس فنڈ کو نکلوانے اور خرچ کا اختیار متعلقہ ڈی سی او کے پاس ہوتا ہے۔

(د) ضلع خوشاب میں شوگر کین سیس فنڈ میں یکم جنوری2005 سے لے کر 09-2008 تک4,40,00,099روپے سیس کی مد میں جمع ہوئے ہیں جس کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) شوگر سیس کے تحت تمام ترقیاتی منصوبوں کی منظوری یکم جنوری2009 سے پہلے صوبائی شوگر سیس کمیٹی کا اختیار تھا جو کہ بعد ازاں ڈویژنل سیس کمیٹی کو تفویض کیا جا چکا ہے۔ یکم جنوری 2005 سے لے کر آج تک شوگر سیس فنڈ کے تحت اب تک 9منصوبوں کی منظوری دی جا چکی ہے جن میں سے 8منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور ایک پر کام جاری ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 8فروری 2010)</u>

پنجاب میں دھان کی سرکاری خریداری کی تفصیلات

*4953: چوہدری ظہیر الدین خاں: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ پنجاب کے کئی شہروں میں دھان کی سرکاری خریداری نہ ہونے کے باعث کاشتکار سخت پریشان ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کاشتکاروں کی پریشانی دور کرنے اور دھان کی فصل کو Damage سے بچانے کے لئے کون سے خصوصی اقدامات اٹھارہی ہے؟

(تاریخ وصولی 18 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 5 جنوری 2010)

جواب

وزیر خوراک

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ دھان کی خریداری وفاقی حکومت بذریعہ پاسکو کرتی ہے۔ حکومت پنجاب دھان کی خریداری نہ کرتی ہے مگر اس سال 2009 میں حکومت پنجاب کی ہدایت پر ضلع شیخوپورہ میں 6384.520 میٹرک ٹن اور گوجرانوالہ میں 4779.775 میٹرک ٹن دھان کی خریداری کی گئی۔ جس کی وجہ سے دھان کا مارکیٹ میں ریٹ 100 سے 150 روپے فی 100 کلوگرام بہتر ہو گیا۔ اور دھان کے کاشتکاروں کی پریشانی کا حکومت پنجاب نے بروقت ازالہ کر دیا۔

(ب) جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ حکومت پنجاب نے دھان کے کاشتکاروں کی پریشانی کا بروقت ازالہ کیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اپریل 2010)

چینی کی مد میں سبسڈی دینے کی تفصیلات

*5015: جناب محمد نوید انجم: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں چینی پر سبسڈی کی مد میں کتنی رقم مختص ہے؟

(ب) لاہور شہر میں چینی پر کتنی رقم سبسڈی کی مد میں خرچ ہوئی ہے؟

(تاریخ وصولی 20 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 2 جنوری 2010)

جواب

وزیر خوراک

(الف) صوبہ پنجاب چینی کی سبسڈی کی مد میں کوئی بھی رقم مختص نہیں کرتا ہے۔ تاہم 10-2009 ماہ رمضان کے مہینہ میں حکومت نے عوام کو سستی چینی مہیا کرنے کے لئے پانچ

روپے سبسڈی فی کلو گرام ادا کی تھی اور اس مقصد کے لئے 1270.680 ملین کی رقم چینی خریدنے کے لئے فراہم کی گئی جس میں سے 651.583 ملین روپے چینی خریدنے پر خرچ کیے گئے اور سبسڈی کی مد میں 69.202 ملین خرچ ہوئے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ چینی کی سبسڈی کی مد میں لاہور شہر کے لئے کوئی بھی رقم مختص نہیں کی گئی تاہم 10-2009ء میں ماہ رمضان میں عوام کو سستی چینی مہیا کرنے کے لئے لاہور کے لئے 82.080 ملین روپے رقم مہیا کی گئی تھی اور ڈی سی او لاہور کی رپورٹ کے مطابق ضلع لاہور میں چینی کی سبسڈی کی مد میں 15.935 ملین خرچ ہوئے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 فروری 2010)

ضلع خانیوال، شوگر سیس فنڈز کے استعمال کی تفصیلات

***5142: جناب محمد جمیل شاہ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خانیوال میں یکم جنوری 2005 سے آج تک شوگر سیس فنڈز کس کس منصوبہ پر خرچ ہوا ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) یہ منصوبے کس کس کی سفارش پر منظور کئے گئے؟

(ج) شوگر سیس فنڈز کو خرچ کرنے کی مجاز اتھارٹی کون ہے؟

(د) کتنے منصوبے مجاز اتھارٹی کی منظوری سے اور کتنے اس کی بغیر منظوری کے شروع کئے گئے؟

(تاریخ وصولی 9 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 19 جنوری 2010)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع خانیوال میں یکم جنوری 2005 سے آج تک شوگر سیس فنڈ سے (18) اٹھارہ منصوبہ جات منظور کئے گئے جن کی لاگت 48.313 ملین روپے بنتی ہے۔ تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شوگر سیس کے تحت بننے والے تمام منصوبہ جات کی سفارش سیس رول 1964 کی شق نمبر 9 کی ذیلی شق 2A کے تحت ڈسٹرکٹ سیس کمیٹی کرتی ہے۔ یکم جنوری 2009 سے پہلے ڈسٹرکٹ سیس کمیٹی کی سفارش پر ایسے تمام منصوبوں کی منظوری صوبائی سیس کمیٹی دیا کرتی تھی۔ یکم جنوری 2009 کے بعد اب یہ اختیار ڈویژنل سیس کمیٹی کو تفویض کر دیا گیا ہے۔ لف (الف) میں دیئے گئے 18 منصوبوں جن میں سے 15 منصوبوں کی منظوری صوبائی سیس کمیٹی نے دی

اور یہ سب منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔ جبکہ 3 منصوبوں کی منظوری ڈویژنل سیس کمیٹی نے دی جس میں سے 1 منصوبہ مکمل ہو چکا ہے اور 2 منصوبے زیر تکمیل ہیں۔

(ج) شوگر سیس فنڈ کو خرچ کرنے کی مجاز اتھارٹی متعلقہ ڈسٹرکٹ کوآرڈنیشن آفیسر ہوتا ہے۔

(د) تمام منصوبہ جات مجاز اتھارٹی کی منظوری سے شروع کئے گئے ہیں کوئی بھی منصوبہ مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بغیر شروع نہیں کیا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 20 فروری 2010)

پنجاب شوگر ملز، گنا خریدنے کی تفصیلات

*5143: جناب محمد جمیل شاہ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گنے کی فصل پر شوگر سیس فنڈ کسانوں اور مل مالکان سے کس ریٹ سے وصول کیا جاتا ہے؟

(ب) پنجاب شوگر مل (موجودہ کالونی شوگر ملز) نے یکم جنوری 2005 سے آج تک کتنا گنا کسانوں سے خرید کیا ہے؟

(ج) اس مل کے ذمہ ان سالوں کا کتنا شوگر سیس بنتا ہے، تفصیل سیزن وائز بتائیں نیز اس مل نے حکومت کو کتنا شوگر سیس فنڈ جمع کروایا ہے بقایا کتنا ہے اور اس کی وصولی کیلئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(د) یکم جنوری 2005 سے آج تک ضلع خانیوال میں اس مل سے وصول کردہ فنڈز کس کس جگہ اور کس کی اجازت سے خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 9 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 19 جنوری 2010)

جواب

وزیر خوراک

(الف) سال 10-2009 میں شوگر سیس کا ریٹ 1.50 روپے فی 40 کلو مقرر کیا گیا ہے جو کہ کسان اور مل مالکان آدھا آدھا ادا کرتے ہیں۔

(ب) پنجاب شوگر ملز (موجودہ کالونی شوگر مل) نے یکم جنوری 2005 سے آج تک 18,88,867,053 میٹرک ٹن کسانوں سے گنا خرید کیا جس کی تفصیل جز (ج) میں درج ہے۔

(ج) سالانہ شوگر سیس فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	سیس ریٹ (فی میٹرک ٹن)	خریدی گئی مقدار (میٹرک ٹن)	واجب الادا (سیس)	جمع شدہ سیس	بقایاجات
1	2005-06	12.50	363,883.110	4548539	4548539	0
2	2006-07	25.00	475,895.878	11897397	11897397	0
3	2007-08	25.00	605,634.803	15140870	15140870	0
4	2008-09	37.50	383,179.067	14369215	14369215	0
5	2009-10	37.50	60,274.195	2260282	2260282	0
		ٹوٹل	1888867.053	48,216,303	48,216,303	0

اس مل کے ذمہ 2005 سے آج تک سیس فنڈ کی مد میں کوئی بقایاجات نہ ہیں۔

(د) 2005 سے آج تک ضلع خانیوال میں سیس فنڈ سے اٹھارہ پراجیکٹ منظور کئے گئے جن کی لاگت 48.313 ملین روپے بنتی ہے۔ تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ سیس کمیٹی سیس رولز 1964 کی شق نمبر 9 کی ذیلی شق 2A کے تحت مختلف ترقیاتی منصوبوں کو تجویز کرتی ہے۔ جس کی منظوری یکم جنوری 2009 سے پہلے صوبائی سیس کمیٹی دیتی تھی اور بعدازاں ڈویژنل سیس کمیٹی دیتی ہے۔ مندرجہ بالا سیس فنڈ کی رقم سے کل 18 منصوبے شروع کئے گئے جن میں سے 15 منصوبوں کی منظوری صوبائی سیس کمیٹی نے دی اور یہ سب منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جبکہ تین منصوبوں کی منظوری ڈویژنل سیس کمیٹی نے دی۔ جن میں سے ایک منصوبہ مکمل ہو چکا ہے اور دو منصوبے زیر تکمیل ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 20 فروری 2010)

گنے کی خریداری پر قیمت کا تعین مٹھاس کی بنیاد پر کرنے کی تفصیلات

*5240: انجینیر قمر اسلام راجہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ کرشنگ سیزن میں حکومت نے شوگر ملوں کی طرف سے گنے کی خریداری کے لئے مٹھاس کا پیمانہ بھی رائج کیا ہے اور گنے کی قیمت کا تعین مٹھاس کی بنیاد پر کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ ٹیسٹ کسان کے سامنے کیا جاتا ہے یا نمونہ کسی لیبارٹری میں بھجوایا جاتا ہے؟

(ج) کیااس مٹھاس ٹیسٹ کے طریقہ کار میں اس بات کی ضمانت موجود ہے کہ فروخت کنندہ کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں ہوگی؟

(تاریخ وصولی 16 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 25 جنوری 2010)

جواب

وزیر خوراک

(الف) یہ درست ہے کہ کسانوں کو ان کی محنت کا صحیح فائدہ پہنچانے کے لئے گنے کی قیمت کے تعین کو گنے میں موجود مٹھاس کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔ حکومت کے اس فیصلے کا اطلاق یکم جنوری 2010 سے ہونا تھا جو کہ چند جنوبی پنجاب کی شوگر ملوں کے اس فیصلہ کے خلاف کورٹ میں رٹ دائر کرنے کی وجہ سے تعطل کا شکار ہو گیا ہے۔ تاہم گنے میں مٹھاس کی مقدار اور شوگر ملوں میں موجود معیار کو چیک کرنے کیلئے حکومت پنجاب کی ایک موبائل لیب مکمل ہو چکی ہے جبکہ باقی دو (2) زیر تکمیل ہیں۔

(ب) مندرجہ بالا حکومتی فیصلے کی رو سے ہر شوگر مل نے اپنی مل میں ایک لیبارٹری قائم کرنا ہے جس میں گنے میں موجود مٹھاس کی مقدار کو چیک کیا جائے گا۔ اس طریقہ کو غیر جانبدار اور شفاف بنانے کے لئے حکومت ہر مل میں ایک سہ رکنی کمیٹی قائم کرے گی جو کہ نمائندہ کسان، نمائندہ مل اور نمائندہ ضلعی حکومت پر مشتمل ہوگی۔ یہ کمیٹی نئے طریقہ کار پر احسن طریقہ سے عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے ایک فعال کردار ادا کرے گی۔ اس کے علاوہ حکومت موبائل لیبارٹریز قائم کرے گی جو کہ پنجاب کے گنے کی تینوں زون میں اپنا فعال کردار ادا کرنے کیلئے موجود رہیں گی۔ یہ لیبارٹریز غیر جانبداری سے نہ صرف اس بات کو یقینی بنائیں گی کہ شوگر مل میں قائم لیبارٹری صحیح طریقہ پر کام کر رہی ہے۔ بلکہ یہ لیبارٹریز شوگر مل میں قائم شدہ پیداوار کیلئے لاحل ہوگا۔ اس کو بھی حل کرنے کی مجاز ہوں گی۔ حکومت اپنے موبائل لیبارٹری کے پراجیکٹ اور کمیٹی کے ذریعے اس امر کو یقینی بنائے گی کہ کسانوں کو ان کے گنے کی صحیح قیمت ملے اور گنے کی بہترین اقسام جن میں زیادہ مٹھاس اور فی ایکڑ پیداوار بھی زیادہ ہوتی ہے اس پر کسانوں کو مائل کیا جا سکے۔ یہ طریقہ کسانوں اور ملوں سے تفصیلی مشاورت کے بعد رائج کیا گیا ہے۔ اس سے ان کسانوں کے جو گنے کی بہترین پیدا کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ فائدہ ہوگا۔

(ج) گنے میں موجود مٹھاس کو جانچنے کے طریقہ کار کو شفاف اور غیر جانبدار بنانے کیلئے ہر مل میں سہ رکنی کمیٹی قائم شدہ جو کہ نمائندہ کسان، نمائندہ مل اور ضلعی حکومت کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔ یہ کمیٹی اس بات کی ضامن ہوگی کہ کسان کو اس کی فصل کا جائز اور صحیح معاوضہ ملنے

میں کوئی کوتاہی یا تحریف نہ ہونے پائے۔ کسی بھی شکایت کی صورت میں یہ کمیٹی اس کے فوری تدراک کیلئے مناسب اقدام کرنے کی مجاز ہو گی۔

(تاریخ وصولی جواب 8 مارچ 2010)

ضلع لاہور میں گوداموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5568: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع لاہور میں گندم کے گودام کہاں کہاں ہیں اس وقت ان میں کتنی گندم سٹور ہے؟

(ب) کتنی گندم بغیر سٹور کے کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہے؟

(ج) لاہور شہر کی ایک سال کی گندم کی Demand کتنی ہے؟

(د) ان گوداموں کے سال 08-2007 اور 09-2008 کے اخراجات بتائیں؟

(تاریخ وصولی 18 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2010)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع لاہور میں واقع گندم کے سرکاری اور پرائیویٹ گودام اور ان میں ذخیرہ کردہ گندم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سرکاری گودام

گلبرگ	13577.044	میٹرک ٹن
مغل پورہ	70340.865	/
رکھ چھبیل	30893.600	/
رائے ونڈ	15173.650	/

پرائیویٹ گودام

سگیاں	8090.300	/
ٹوٹل	138075.459	/

(ب) اس وقت ضلع لاہور میں کھلے آسمان تلے گنجیوں کی صورت میں 24282.890 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ شدہ ہے جس کی گودام وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

گلبرگ	3669.273	میٹرک ٹن
مغل پورہ	6422.687	/
رائے ونڈ	4845.350	/

رکھ چھبیل	9345.580	/

تاہم ذخیرہ کردہ گندم کو موسمی اثرات سے محفوظ کرنے کے لئے ترپالوں سے ڈھانپا گیا ہے۔

(ج) لاہور شہر کی آبادی تقریباً 8462000 نفوس پر مشتمل ہے اور گندم کی سالانہ ضرورت 124 کلو گرام فی کس کے حساب سے 1049288 میٹرک ٹن ہے۔

(د) ان گوداموں کے سال 08-2007 اور 09-2008 کے اخراجات درج ذیل ہیں۔

سال 08-2007 = 2514912 روپے

سال 09-2008 = 3448950 روپے

ٹوٹل = 5963862

مدوار تفصیل خرچ مندرجہ ذیل ہے۔

سال 08-2007	سال 09-2008
بل بجلی 185848 روپے	185649 روپے
مرمت 1742131 روپے	1707845 روپے
لپائی گودام 66230 روپے	40645 روپے
بار برداری 36650 روپے	226800 روپے
مارکیٹ فیس 423766 روپے	858565 روپے
بل ٹیلی فون 27280 روپے	25129 روپے
بل پانی 33007 روپے	42294 روپے
تنخواہ عارضی چوکیدار 0	348422 روپے
کنڈا پاس کرائی فیس 0	13600 روپے

(تاریخ وصولی جواب 16 جولائی 2010)

ضلع فیصل آباد۔شوگر سیس کی رقم و دیگر تفصیلات

*6028: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران شوگر سیس کے تحت کتنی رقم وصول ہوئی یہ کس کے اکاؤنٹ میں جمع ہوئی؟

(ب) ان دو سالوں کے دوران شوگر سیس کے فنڈز سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے، ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(ج) ان منصوبوں کی منظوری کس کس اتھارٹی نے دی تھی؟

(د) شوگر سیس فنڈز کن کن منصوبوں پر خرچ کیا جا سکتا ہے؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2010 تاریخ ترسیل 17 اپریل 2010)

جواب

وزیر خوراک

(الف) 08-2007 اور 09-2008 کے دوران شوگر کین کے تحت فیصل آباد کی شوگر ملوں سے 152,604,273 روپے کی رقم سیس کی مد میں وصول ہوئی جو کہ محکمہ خزانہ کے منظور کردہ اکاؤنٹ نمبری G11212 میں جمع ہوئی ہے۔ جہاں سے یہ رقم DCO کے PLA میں ٹرانسفر کر دی جاتی ہے۔

(ب) 08-2007ء اور 09-2008 کے دوران شوگر سیس فنڈ سے کل 26 شروع کیے جانے والے منصوبہ جات کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) شوگر سیس کے منصوبوں کی منظوری 2008-12-31 تک صوبائی سیس کمیٹی دیا کرتی تھی جبکہ یکم جنوری 2009 کے بعد تمام شوگر سیس کے منصوبہ جات کی منظوری ڈویژنل سیس کمیٹی دیتی ہے۔ ضلع فیصل آباد کے 08-2007 اور 09-2008 سے متعلقہ کل 26 منصوبوں کی منظوری صوبائی سیس کمیٹی نے دی تھی جس کی تفصیل منسلکہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) شوگر سیس فنڈ سیکشن (5)12 آف دی پنجاب فنانس ایکٹ اور رولز (4) 8 آف دی پنجاب شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس رولز 1964 میں دی گئی مدات پر ہی خرچ ہو سکتا ہے جسکی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 جولائی 2010)

ضلع فیصل آباد۔ شوگر ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6029: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں شوگر ملز کتنی ہیں؟

(ب) ہر مل نے سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنا گنا کسانوں سے خرید کیا؟

(ج) ہر مل کے ذمہ کسانوں کو گنا کی مد میں کتنی ادائیگی کرنا باقی ہے؟

(د) ان ملوں کے ذمہ کتنا شوگر سیس بنتا ہے، تفصیل مل وائز بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت ان شوگر ملز کے ذمہ شوگر سیس فنڈز کی وصولی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2010 تاریخ ترسیل 17 اپریل 2010)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل چھ شوگر ملز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ کریسنٹ شوگر مل 2۔ چنار شوگر مل

3۔ گوجرہ سمندری 4۔ حسین شوگر مل

5۔ ہنزہ شوگر مل 6۔ تاندلیانوالہ شوگر مل۔I

(ب)

نمبر شمار	ملز	سال 08-2007 میٹرک ٹن	سال 09-2008 میٹرک ٹن
1	چنار شوگر مل	66,4,746	4,68,437
2	کریسنٹ شوگر مل	3,48,339	1,82,323
3	گوجرہ سمندری شوگر مل	2,06,923	1,24,140
4	ہنزہ شوگر مل	5,86,656	5,66,664
5	حسین شوگر مل	6,88,397	4,29,288
6	تاندلیانوالہ۔I	5,15,882	59,04,501

(ج) کریسنٹ شوگر مل کے علاوہ باقی پانچوں شوگر ملز نے کسانوں کی تمام رقم ادا کر دی ہے جس کی مل وائز تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کریسنٹ شوگر ملز نے کسانوں کی ادائیگی کی مد میں (1,58,115) ایک لاکھ اٹھاون ہزار ایک سو پندرہ روپے رقم واجب الادا ہے جو کہ زمینداروں کے ملز سے رابطہ نہ کرنے کی وجہ سے واجب الادا ہے۔

(د) سیزن 08-2007 میں (99,711,948) نو کروڑ ستانوے لاکھ گیارہ ہزار نو سو اڑتالیس روپے اور 09-2008 میں (77,330,652) سات کروڑ تہتر لاکھ تیس ہزار چھ سو باون روپے تھے جس کی تفصیل (منسلکہ "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سیزن 08-2007 اور 09-2008 میں ان شوگر ملز کے ذمہ کوئی شوگر سیس فنڈز واجب الادا نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 16 جولائی 2010)</u>

پنجاب میں مزید فلور ملز نہ لگانے کا معاملہ

*6050: رانا محمد افضل خاں: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب میں آٹے کی سالانہ ضرورت کتنی ہے، اس کے مقابلے میں کتنی فلور ملز ہیں اور انکی گنجائش کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کیپیسٹی پہلے ہی بہت زیادہ ہے اگر ہاں تو حکومت مزید ملوں کے قیام پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مزید اضافی ملیں لگانے سے قومی سرمایہ کا ضیاع اور اس طرح اس انڈسٹری میں تمام ملوں کے انڈر کیپیسٹی چلنے سے پورے سیکٹر کو خسارے کا اندیشہ ہے؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2010 تاریخ ترسیل 21 جون 2010)

جواب

وزیر خوراک

(الف) پنجاب میں آبادی کے لحاظ سے آٹے کی سالانہ ضرورت 124 کلو گرام فی شخص کے حساب سے 1 کروڑ 12 لاکھ ٹن بنتی ہے جبکہ پنجاب میں 749 فلور ملز ہیں جنکی چوبیس گھنٹے کے حساب سے سالانہ گنجائش پسائی 4 کروڑ 74 لاکھ ٹن بنتی ہے۔

(ب) یہ کہنا درست نہ ہے کہ پنجاب کی فلور ملز کی استعداد پسائی پہلے ہی بہت زیادہ ہے کیونکہ پنجاب کی فلور ملز کی مصنوعات دوسرے صوبہ جات میں بھی فروخت ہوتی ہیں مزید برآں آزاد کاروبار اور سرمایہ کاری کی فضا میں صنعت کار سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ کرتے ہیں۔ لہذا اگر طلب اور رسد کے اصول کے تحت کسی شعبہ میں سرمایہ کاری کی گنجائش نظر آئے گی تو سرمایہ کار وہاں سرمایہ کاری کریں گے۔ اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ لوڈ شیڈ نگ، لیبر کے مسائل مشینری اور بلڈنگ کی مرمت اور دوسرے انتظامی مسائل کی وجہ سے فلور ملز کو 24 گھنٹے چلانا ممکن نہ ہوتا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز "ب" میں وضاحت کی گئی ہے کہ پنجاب کی فلور ملز دوسرے صوبہ جات کو بھی اپنی مصنوعات فراہم کرتی ہیں لہذا قومی سرمایہ کے ضیاع کی بات درست نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 جولائی 2010)

محکمہ خوراک ضلع سرگودھا

*6205: محترمہ سیمل کامران: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2001 سے یکم جنوری 2010 تک محکمہ خوراک ضلع سرگودھا کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم سے گندم خرید کی گئی اور کتنی رقم افسران اور اہلکاران کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ کی گئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری افسران کی گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول وغیرہ پر خرچ کی گئی؟

(د) کتنی رقم ٹیلی فون، بجلی وغیرہ کے بلوں کی ادائیگی پر خرچ کی گئی؟

(ہ) کتنی رقم کا ان سالوں کے دوران خورد برد کرنے کا انکشاف ہوا اور اس خورد برد کے ذمہ داران کے خلاف جو کارروائی کی گئی اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 9 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 18 جون 2010)

جواب

وزیر خوراک

(الف) یکم جنوری 2001 سے یکم جنوری 2010 تک محکمہ خوراک ضلع سرگودھا کو درج ذیل رقم فراہم کی گئی۔

(1) برائے خریداری گندم	12,22,84,59,301/-
(2) برائے تنخواہ افسران / اہلکاران	18,01,15,416/-
کل فراہم کردہ رقم	12,24,64,74,717/-

(ب) ضلع سرگودھا میں مذکورہ عرصہ کے دوران مبلغ -/12,22,84,59,301 روپے کی گندم خریدی گئی، اور افسران اور اہلکاران کی تنخواہوں اور TA/DA پر مبلغ 16,53,85,931 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) ضلع سرگودھا میں مذکورہ عرصہ کے دوران افسران کی سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول وغیرہ پر مبلغ 41,81,671 روپے خرچ ہوئے۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران ٹیلی فون اور بجلی وغیرہ کے بلوں کی ادائیگی پر مبلغ 34,05,274 روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع سرگودھا میں مبلغ 1,44,41,952 روپے کی خورد برد کا انکشاف ہوا اور (04) چار اہلکاران کے خلاف انضباطی کارروائی کرتے ہوئے ان پر مبلغ

81,63,691روپے کی ریکوری ڈالی گئی اور ساتھ ہی ان کی دو سال کی سابقہ سروس ضبط کی گئی۔ بقیہ رقم 62,78,259روپے انکوائری برائے خریداری مرکز بھابڑہ ضلع سرگودھا سے تعلق رکھتی ہے جس کا مرکزی کردار انچارج سنٹر مسمی محمد اختر بیگ، فوڈ گرین سپر وائزر فوت ہو چکا ہے۔ تمام نقصان / خورد برد اس کے فوت ہونے کے بعد منظر عام پر آیا جب اس کی خرید کردہ / ذخیرہ کردہ گندم کی نکاسی بذریعہ سپر وائزری ٹیم عمل میں لائی گئی۔ سپر وائزری ٹیم کے ارکان کے کردار کے تعین کی خاطر ان کے خلاف اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ میں کیس درج کرایا گیا ہے۔ انہوں نے بعد از تحقیق ان کے خلاف صرف محکمانہ انکوائری کی سفارش کی، جس کی روشنی میں ارکان سپر وائزری ٹیم کے خلاف انضباطی کارروائی شروع کی گئی۔ اس محکمانہ کارروائی میں بھی ان کے خلاف کوئی الزام ثابت نہ ہوا۔ تاہم فنانس ڈیپارٹمنٹ کی ہدایت پر محکمہ خوراک کی سطح پر دوبارہ انکوائری کی گئی۔ اس انکوائری رپورٹ میں بھی اگرچہ تمام خورد برد اور نقصان کا ذمہ دار فوت شدہ انچارج مرکز مسمی محمد اختر بیگ کو ہی ٹھہرایا گیا ہے۔ تاہم دیگر چند قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی پر کچھ آفیسرز کے خلاف بھی انکوائری کرنے کا کہا گیا ہے۔ چنانچہ ایک مشترکہ انکوائری برخلاف سپر وائزری آفیسرز و سپر وائزری ارکان ٹیم کے لئے نظامت خوراک کے ساتھ خط کتابت زیر عمل ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 جولائی 2010)

ضلع منڈی بہاؤالدین، شوگر ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6269: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں شوگر ملز کتنی ہیں؟

(ب) ہر مل نے سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنا گنا کسانوں سے خرید کیا؟

(ج) ہر مل کے ذمہ ان کسانوں کو گنا کی مد میں کتنی ادائیگی کرنا باقی ہے؟

(د) ان ملوں کے ذمہ کتنا شوگر سیس بنتا ہے تفصیل مل وائز بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت ان شوگر ملز کے ذمہ کسانوں اور شوگر سیس فنڈز کی وصولی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 10 مارچ 2010 تاریخ ترسیل یکم جون 2010)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کل دو شوگر ملز ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ کالونی شوگر مل

2۔ شاہ تاج شوگر مل

(ب)

	2007-08 میٹرک ٹن	2008-09 میٹرک ٹن
کالونی شوگر مل	6,82,985,520	3,05,445
شاہ تاج شوگر مل	998,012,77	3,38,773

(ج) ان شوگر ملز کے ذمہ کسانوں کو گنا کی مد میں کوئی رقم واجب الادا نہ ہے منسلکہ تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

	شوگر سیس 2007-08	شوگر سیس 2008-09
کالونی شوگر مل	17,074,683 میٹرک ٹن	11,454,199 میٹرک ٹن
شاہ تاج شوگر مل	24,950,319 میٹرک ٹن	26,260,688 میٹرک ٹن

(ہ) ان شوگر ملز کے ذمہ کسانوں اور شوگر سیس فنڈز واجب الادا نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 جولائی 2010)

ضلع منڈی بہاؤالدین، شوگر سیس کے تحت رقم کی وصولی و دیگر تفصیلات

*6279: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران شوگر سیس کے تحت کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ب) یہ رقم کس کے اکاؤنٹ میں جمع ہے؟

(ج) ان دو سالوں کے دوران شوگر سیس کے فنڈز سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے، ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(د) ان منصوبوں کی منظوری کس کس اتھارٹی نے دی تھی؟

(ہ) شوگر سیس فنڈ کن کن منصوبوں پر خرچ کیا جا سکتا ہے اور اس کے خرچ کی اجازت کون دیتا ہے؟

(تاریخ وصولی 10 مارچ 2010 تاریخ ترسیل یکم جون 2010)

جواب

وزیر خوراک

(الف) سن 08-2007اور 09-2008کے دوران شوگر سیس کی مد میں ضلع منڈی بہاؤالدین سے کل سات کروڑ ستانوے لاکھ انتالیس ہزار آٹھ سو نواسی (7,97,39,889) روپے موصول ہوئے جس کی مل وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

	شوگر سیس 08-2007	شوگر سیس 09-2008
کالونی شوگر مل	17,074,683	11,454,199
شاہ تاج شوگر مل	24,950,319	26,260,888
کل رقم	42,025,002روپے	37,714,887روپے

(ب) شوگر سیس فنڈز کی رقوم محکمہ خزانہ کے منظور کردہ اکاؤنٹ نمبری G11212 میں جمع ہوتی ہیں جس میں سے ضلع کے حصہ کی رقم ڈی سی او متعلقہ کے PLA میں ٹرانسفر کر دی جاتی ہے۔اس ضمن میں متعلقہ DCO کے PLA میں مندرجہ بالا 2 سالوں سے 5,31,15,382 کی رقم بھجوائی جا چکی ہے۔

(ج) ان دو سالوں کے دوران ڈسٹرکٹ میں کل 28 منصوبے شروع کئے گئے جن کا تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل کی تفصیل (منسلکہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جنوری 2009 سے پہلے شوگر سیس کے تحت تمام ترقیاتی منصوبوں کی منظوری ڈسٹرکٹ سیس کمیٹی کی سفارش پر صوبائی سیس کمیٹی دیتی تھی۔جنوری 2009 کے بعد یہ منظوری اب ڈویژنل سیس کمیٹی جس کا انچارج کمشنر ہوتا ہے، دیتی ہے۔08-2007 اور 09-2008 کے کل 28 منصوبوں میں سے 10 کی منظوری صوبائی سیس کمیٹی نے دی اور باقی 18 کی منظوری ڈویژنل سیس کمیٹی نے دی۔

(ہ) پنجاب فنانس ایکٹ 1964 کے سیکشن (4) 12 اور شوگر سیس رولز 1964 کے رول (4) 8 میں ان تمام مدات جن پر سیس کی رقم خرچ کی جا سکتی ہے اس کا تفصیلی ذکر موجود ہے متعلقہ قوانین کی کاپی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 16 جولائی 2010)</u>

مظفر گڑھ، گندم کی خرید اور گوداموں کی تفصیل

*6325: ملک بلال احمد کھر: کیاوزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) حلقہ پی پی 252 مظفر گڑھ میں گندم کی خرید کے لئے کتنے سنٹر قائم کئے گئے ہیں، اگر قائم نہ ہیں تو حکومت کیا ارادہ رکھتی ہے ؟

(ب) مذکورہ ضلع میں گندم سٹور کرنے کے انتظامات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 10 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 13 مئی 2010)

جواب

وزیر خوراک

(الف) حلقہ پی پی 252 مظفر گڑھ میں 2 عدد سینٹر شیخ عمر اور سنانواں برائے خرید گندم سکیم 2010 قائم کئے گئے ہیں۔

(ب) ضلع مظفر گڑھ میں سرکاری گودام مظفر گڑھ شہر میں دو جگہوں پر خان گڑھ، علی پور، جھلاریاں، پتل منڈہ اور رنگ پور میں واقع قابل استعمال گودام ہیں۔ جن میں سابقہ سکیم 10-2009 کی گندم خرید سٹور کی گئی ہے جبکہ سکیم 11-2010 کی خرید شدہ گندم اوپن گنجیوں کی صورت میں ذخیرہ کی گئی ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام مرکز خرید گندم	مقرر شدہ ہدف (میٹرک ٹن)	خرید شدہ گندم (میٹرک ٹن)
1	مظفر گڑھ-I	6900.000	6661.600
2	مظفر گڑھ-II	7300.000	7150.000
3	خان گڑھ	6000.000	5520.000
4	شاہ جمال	10900.000	10870.000
5	رکھ ہرپلو	8000.000	7913.000
6	بکائنی	7800.000	7698.000
7	دین پور	5400.000	5364.000
8	کوٹ آدر	8000.000	8000.000
9	رنگ پور	8400.000	8353.000
10	پتل منڈہ	10000.000	10000.000
11	میرپور بھاگل	8000.000	8000.000

12	احسان پور	6000.000	6000.000
13	شیخ عمر	8700.000	8700.000
14	غازی گھاٹ	5800.000	5563.000
15	ریاض آباد	8000.000	8000.000
16	وانڈر	11500.000	11500.000
17	سنانوان	5800.000	5600.000
	میزان	132500.000	130952.400

(تاریخ وصولی جواب 20 جون 2010)

ضلع رحیم یار خان، فلور ملز کو گندم کا کوٹہ دینے کی تفصیلات

*6435: میاں شفیع محمد: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران ضلع رحیم یار خان کی کس کس فلور مل کو کتنا کتنا کوٹہ گندم دیا گیا-ان کے نام اور پتہ جات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) سال 10-2009 میں گندم کی خریداری کے لئے کیا پالیسی بنائی گئی ہے؟

(ج) اس کے لئے کتنا باردانہ خرید کیا گیا ہے؟

(د) مذکورہ ضلع میں گندم کو سٹور کرنے کے لئے کتنے سرکاری گودام ہیں اور کتنے پرائیویٹ لئے گئے، تفصیل بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی 15 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 22 جون 2010)

جواب

وزیر خوراک

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ سال 09-2008 اور 10-2009 میں جو گندم فلور ملز کو جاری کی گئی ہے ان کی تفصیل ("Annex–"A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) 1-کاشتکار / آڑھتی اپنی گندم 950 روپے فی 40 کلو گرام پر ہی فروخت کریں-

2-گندم کی قیمت کے علاوہ 7 روپے فی 100 کلو گرام ڈیلوری چارجز بھی ادا کئے جا رہے ہیں-گندم مع بوری کا وزن 101.100 کلو گرام ہو گا-

3- 50 بوری تک باردانہ شخصی ضمانت پر جاری کیا جائے گا-

4-گندم FAQ معیار کی خرید کی جائے گی کسی بھی سنٹر پر ایکسپورٹ کوالٹی گندم طلب کرنے والے اہلکار کے خلاف اطلاع ضلعی مختار خوراک / نائب ناظم خوراک کو دی جائے گی-

5-چھوٹے دانے کی بنا پر گندم رد نہیں کی جائے گی۔

6-گندم کو مٹی، روڑی، کنکریٹ اور بھوسہ سے پاک ہونا چاہیے۔

7- 50بوری تک گندم کی قیمت نقد ادائیگی بذریعہ بنک کر دی جائے گی جس کے لئے اکاؤنٹ کھلوانا ضروری نہیں۔

(ج)

	پی پی(100 Kg)	جیوٹ	کل
سابقہ موجود	752884	1248308	2001172
آمدہ باردانہ جیوٹ ملز	365500	480000	845500
پرائیویٹ باردانہ خرید	140845	474349	615194
قابل واپسی باردانہ	105595	55375	180970
میزان	1364804	2258032	3622836

(د) سکیم 10-2009 میں درج ذیل گندم گوداموں اور اوپن میں سٹور کی گئی۔

گورنمنٹ گودام	120عدد	گندم سٹور	132883.00 میٹرک ٹن
پرائیویٹ گودام	12عدد	گندم سٹور	15975.200 میٹرک ٹن
اوپن میں ذخیرہ(497عدد گنجی)		گندم سٹور	175464.830 میٹرک ٹن
کل میزان			324303.030 میٹرک ٹن

(تاریخ وصولی جواب 16 جولائی 2010)

ضلع رحیم یار خان، شوگر سیس فنڈ سے کروائے گئے ترقیاتی کاموں کی تفصیلات

*6437: میاں شفیع محمد: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک ضلع رحیم یار خان میں شوگر سیس فنڈ سے جو ترقیاتی کام کروائے گئے ان کے نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل اور ٹھیکہ داروں کے نام بیان فرمائیں؟

(ب) ان میں کتنے منصوبہ جات مکمل اور کتنے ابھی زیر تکمیل ہیں؟

(ج) یہ منصوبہ جات کس مجاز اتھارٹی کی اجازت سے منظور کئے گئے اس وقت اس ضلع میں کتنا شوگر سیس فنڈ کس بنک میں کس کے نام سے جمع ہے؟

(تاریخ وصولی 16 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 22 جون 2010)

جواب

وزیر خوراک

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک ضلع رحیم یار خان میں شوگر سیس فنڈ سے 50 ترقیاتی منصوبے شروع کئے گئے جن کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹوٹل 50 منصوبہ جات میں سے 32 مکمل ہو چکے ہیں اور 18 منصوبہ جات (سیریل نمبر 33 تا 50) زیر تکمیل ہیں۔

(ج) (i) شوگر سیس کے منصوبوں کی منظوری 2008-12-31 تک صوبائی سیس کمیٹی دیا کرتی تھی جبکہ یکم جنوری 2009 کے بعد تمام شوگر سیس کے منصوبہ جات کی منظوری ڈویژنل سیس کمیٹی دیتی ہے۔ یکم جنوری 2008 سے 31 دسمبر 2008 تک صوبائی سیس کمیٹی نے 31 منصوبہ جات کی منظوری دی جبکہ باقی 19 منصوبہ جات کی منظوری یکم جنوری 2009 کے بعد ڈویژنل سیس کمیٹی نے دی۔

(ii) یکم جنوری 2008 سے آج تک ضلع رحیم یار خان میں شوگر سیس کی مد میں پچپن کروڑ ترانوے لاکھ بیس ہزار ایک سو اٹھانوے روپے (55,93,20,198) کی رقم محکمہ خزانہ کے تفویض کردہ اکاؤنٹ نمبری G11212 متعلقہ نیشنل بنک آف پاکستان شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کے اکاؤنٹ میں جمع ہوئی ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Sr.No	Year	Cess Deposited
1	2007-08	20,35,96,047
2	2008-09	156,736,906
3	2009-10	198,987,245

مندرجہ بالا جمع شدہ رقم میں سے اب تک ضلع رحیم یار خان کو بتیس کروڑ انتالیس لاکھ بیالیس ہزار تین سو چھیالیس روپے (32,39,42,346) کی رقم جاری کی جا چکی ہے۔ یہ رقم سال 2007-08 اور 2008-09 کی جمع شدہ رقم چھتیس کروڑ تین لاکھ بتیس ہزار نو سو ترپین روپے (36,03,32,953) میں سے ہے جسکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

Sr.No	Year	Release
1	2007-08	18,95,47,914
2	2008-09	13,43,94,432

جاری شدہ رقم میں سے اس وقت DCO رحیم یار خان کے PLA میں دو کروڑ انتالیس لاکھ اٹھتر ہزار آٹھ سو روپے
(2,39,78,800) کی رقم موجود ہے۔
(iii) کسی نجی ادارے یا شخص کے نام پر یہ سیس فنڈ کی رقم جمع نہ کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 جولائی 2010)

ضلع سرگودھا۔ شوگر ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6574: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں شوگر ملز کتنی ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟
(ب) ان شوگر ملز نے سال 2008 اور 2009 کے دوران کتنا گنا خرید کیا؟
(ج) ان ملوں نے کتنی رقم کسانوں کو ادا کرنی ہے، تفصیل ملز وائز بتائیں؟
(د) مذکورہ عرصہ کی ان ملوں کے ذمہ شوگر سیس کی کتنی رقم بنتی ہے؟
(ہ) مذکورہ عرصہ کی کتنی رقم ان ملوں سے وصول کی گئی ہے اور کتنی وصول کرنا باقی ہے؟
(و) یہ رقم کب تک وصول کی جائے گی نیز اس کی وصولی کی ذمہ دار کون سی اتھارٹی ہے؟

(تاریخ وصولی 31 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 3 مئی 2010)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع سرگودھا میں چار شوگر ملز واقع ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔
1۔ چشتیہ شوگر ملز سلانوالی تحصیل ساہیوال ضلع سرگودھا۔
2۔ نیشنل شوگر ملز۔ سیال موڑ ضلع سرگودھا
3۔ عبداللہ II۔ شاہ پور ضلع سرگودھا
4۔ نون شوگر ملز بھلوال ضلع سرگودھا

(ب) ضلع سرگودھا کی شوگر ملز نے سال 2008 میں (2,37,358) دو لاکھ سینتیس ہزار تین سو اٹھاون میٹرک ٹن اور 2009 میں (1,85,079) ایک لاکھ پچاسی ہزار اناسی میٹرک ٹن گنا خرید کیا ان دو سالوں میں کل (4,22,437) چار لاکھ بائیس ہزار چار سو سینتیس میٹرک ٹن گنا خرید کیا۔

(ج) ان ملوں نے درج ذیل رقم کسانوں کی ادا کرنی ہے۔

عبداللہ شوگر ملز شاہپور سرگودھا کے علاوہ باقی تین شوگر ملز نے کسانوں کی تمام رقوم ادا کر دی ہیں جس کی مل وائز تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ عبداللہ II شوگر ملز سرگودھا کسانوں کی رقم کی ادائیگی کے ذمہ مد میں (9,025,230) نوے لاکھ پچیس ہزار دو سو تیس روپے واجب الادا ہے جسکی ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں ملز ہذا کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جارہی ہے اور اس سلسلہ میں ملز ہذا کے خلاف پرچہ بھی درج کروایا جا چکا ہے۔

(د) ضلع سرگودھا کی شوگر ملوں کے ذمہ سیس کی رقم (3,87,52,852) تین کروڑ ستاسی لاکھ باون ہزار آٹھ سو باون روپے بنتی ہے جو کہ تمام ادا ہو چکی ہے۔

(ہ) ضلع سرگودھا کی شوگر ملوں کے ذمہ شوگر سیس کی مد میں کوئی رقم واجب الادا نہ ہے۔

(و) شوگر سیس کی مد میں مذکورہ شوگر ملوں کے ذمہ کوئی رقم واجب الادا نہ ہے۔ شوگر سیس کی وصولی کی ذمہ داری کین کمشنر پنجاب کی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 جون 2010)

ضلع سرگودھا شوگر سیس کی مد میں رقم کی وصولی و دیگر تفصیلات

*6575: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں سال 2008 اور 2009 کے دوران شوگر سیس کی مد میں کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ب) ان دو سالوں کے دوران اس ضلع میں اس رقم سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے، ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) ان منصوبوں کی منظوری کس اتھارٹی نے دی؟

(د) مزید کتنے منصوبے اس رقم سے اس ضلع میں شروع کرنے کا ارادہ ہے؟

(ہ) تحصیل بھلوال کے کن کن منصوبوں کی پلاننگ کی جارہی ہے نیز یہ منصوبے کب تک شروع ہوں گے؟

(تاریخ وصولی 31 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 3 مئی 2010)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع سرگودھا میں سال 2008 اور 2009 میں شوگر سیس کی مد میں (7,58,18,405) سات کروڑ اٹھاون لاکھ اٹھارہ ہزار چار سو پانچ روپے وصول ہوئے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	جمع شدہ سیس
1	2008	3,70,65,553
2	2009	3,87,52,852
	ٹوٹل	7,58,18,405

(ب) ضلع سرگودھا شوگر سیس کی مد میں سال 2008 اور 2009 کے دوران سات منصوبے شروع کیے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام مل	منصوبہ جات	تخمینہ لاگت
1	نون شوگر مل	بحالی سڑک بھلوال چک مبارک روڈ لمبائی 18.00 کلو میٹر	1,43,87,000/-
2	چشتیہ شوگر مل	مرمت سڑک پمپ اللہ داد تا فیروز مکی رانی واہ ڈرین پل لمبائی 1.00 کلو میٹر توسیع و کشادگی سڑک چک نمبر 130 شمالی تا ایف۔ایس ڈرین لمبائی 1.00 کلو میٹر	5,94,000/- 46,55,000/-
3	نیشنل شوگر مل	تعمیر سڑک 29 جھال چک نمبر 46.87 جنوبی تا چک نمبر 2 جنوبی لمبائی 4.00 کلو میٹر تعمیر سڑک چک نمبر 39 جنوبی (BHU) تا سرگودھا کانڈیول براستہ بھٹی پولٹری فارم لمبائی 3.65 کلو میٹر تعمیر سڑک ڈیرہ محمد افضل ساہی تا ڈیرہ سکندر رجا چک نمبر 35 جنوبی لمبائی 1.80 کلو میٹر	1,13,15,000/- 1,16,43,000/- 34,73,000/-
4	عبداللہ شوگر مل	توسیع و کشادگی سڑک لک جھاوریاں روڈ فیز II کلو میٹر 6.25 تا 3.25=9.50 کلو میٹر	1,21,35,000/-

(ج) ان منصوبوں کی منظوری ضلعی شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی کی سفارش پر پراونشل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی نے دی۔

(د) اس ضلع میں مزید آٹھ منصوبے شروع کرنے کا ارادہ ہے تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تحصیل بھلوال میں مندرجہ ذیل دو منصوبوں کے لئے پلاننگ کی جارہی ہے۔ ڈویژنل شوگر سیس کمیٹی نے منظوری دے دی ہے۔ اس ضمن میں منصوبہ جات کے ٹینڈر کال کئے جاچکے ہیں جبکہ کھلنے کی تاریخ 2010-06-28 ہے۔ بعد ازاں ضروری قانونی کارروائی کے منصوبہ جات متعلقہ پر کام شروع ہو جائے گا۔

1۔ مرمت سڑک از نون شوگر ملز تا پل لوئر جہلم کنال چبہ پرانا لمبائی 9.07 کلومیٹر

2۔ تعمیر سڑک از ڈیرہ فتح علی ٹوانہ (اللہ آباد) تا چک نمبر 20 شمالی پل لوئر جہلم کینال براستہ پرائمری سکول چک نمبر 62 شمالی لمبائی 1.02 کلومیٹر۔

(تاریخ وصولی جواب 4 جون 2010)

لاہور — مقصود احمد ملک

21 جولائی 2010 — سیکرٹری